

کتاب نما

صحت و مرض اور اسلامی تعلیمات، مولانا سید جلال الدین عمری۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ذی ۷-۳۰، دعوت گر، ابوافقیل انکھیو جامعہ گرفنی دہلی، بھارت۔ صفحات: ۳۸۷۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

مولانا جلال الدین عمری عظیم کے علمی حلقوں میں ایک معروف و معترف شخصیت ہیں۔

اسلام کے مختلف پہلوؤں پر آپ کی نگارشات اردو اور انگریزی زبانوں میں غیر معمولی طور پر مقبولیت کی حامل ہیں۔

اس کتاب میں محترم مولانا نے ایک جدید اور اچھوئے مضمون پر قلم اٹھایا ہے۔ اسلام، دین کامل ہونے کے سبب، نہ صرف روایتی طور پر جن امور کو نہ ہب سے وابستہ کیا جاتا ہے، ان کے ساتھ ساتھ جن امور کو دیگر نہ ہب دنیاوی، مادی یا ذاتی قرار دیتے ہیں، ان تمام پہلوؤں کو بھی ایک شخص کی دینی زندگی میں شامل تصور کرتا ہے۔ چنانچہ وہ نہ صرف عبادات اور عقائد، بلکہ انتہائی ذاتی نویعت کے معاملات ہوں، یا معاشرتی اور سیاسی ضرورت، ہر ایک پر جہاں ضروری ہو اصولی اور جہاں ضرورت ہو خصوصی ہدایات، تو انہیں اور اصول بیان کر دیتا ہے۔ ’ہب‘ کو عموماً روحانی بالیگی کا ذریعہ کہا جاتا ہے، لیکن اسلام اپنی جامع دینی تعلیمات میں جسم و روح اور ذہن و دماغ کو یکساں اہمیت دیتے ہوئے متوازن انداز میں مخاطب کرتا ہے۔ گذشتہ دو عشروں میں ایک امریکی مفکر کی کتاب

Social Intelligence اور اسی مصنف کی دوسری کتاب علمی حلقوں میں گفتگو کا موضوع رہی ہے۔ بحث کا حاصل یہ ہے کہ مختلف کیس اسٹنڈریز یہ بتاتی ہیں کہ انسانی دماغ میں ایک حصہ ہے جو ایک لمحے کے ۱/۷۰۰۰ حصے میں بعض پیش آنے والے واقعات کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے تحریک پیدا کرتا ہے اور اکثر انسان اتنے کم عرصے میں ایک کام کر گزرتا ہے۔ یہ ایک سُرعت کے ساتھ ہونے والا نفیاً عمل ہے جس میں بظاہر عقل کا کوئی دخل نہیں نظر آتا۔ اسلام اس کے برعکس انسان کے ہر عمل کو دل و دماغ کی یکسوئی کے لیے

حلال و حرام کی اخلاقی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد کرنے کا حکم دیتا ہے اور نفس امارہ اور نفس لومہ کو نفسِ مطمئناً میں تبدیل کر کے ہر قلر، ہر نظر، ہر حس اور ہر عمل کو حلال و حرام کے اخلاقی اصول کی روشنی میں کرنے کا عادی بنتا تھا ہے۔

اسلام جہاں ہر معاملے میں توازن اور عدل کا حکم دیتا ہے، وہیں اسی شخصیت تغیر کرتا ہے جو بُرائی اور صحت کے لیے نقصان دہ پہلوؤں سے بچاؤ کو اولیت دیتا ہے۔ شریعت میں سدی زراعت کا اصول اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو اسلام نے شہروں میں کشادگی اور تازہ فضائے کو برقرار رکھنے کے ساتھ یہ تعلیم دی ہے کہ جب ایک شہر ایک حد تک پہنچ جائے تو نیا شہر آباد کیا جائے تاکہ ما حولیاتی آلوگی نہ پیدا ہو جو صحت کی خرابی کا ایک بڑا سبب ہے۔

انسان کی غذا کے حوالے سے پانی کو صاف رکھنا، اس میں آلوگی نہ پیدا ہونے دینا، خصوصاً فضلہ کا دریاؤں میں یا نہروں میں نہ ڈالنادیئی تعلیمات کا حصہ ہے۔ آج دنیا کے بے شمار شہروں کے لوگ پینے والے پانی میں کیمیاوی فضلہ کے پھنسنے کے سنبھالنے کی بنا پر نتیجی بیماریوں کا شکار ہیں۔ غذا کے استعمال میں یہ حکم کہ کھاؤ اور پوچیکن اسراف نہ کرو، صحت کا بنیادی اصول ہے۔

مولانا جلال الدین عمری نے ۲۰ عنوانات کے تحت صحت و توانائی کی اہمیت، طہارت و نظافت سے انسانی جسم و روح پر اثرات، غذا کے اہم پہلو اور صحیح استعمال، آداب طعام، کھانے سے قبل ہاتھوں کو دھونا اور وضو کا اہتمام، پینے کے آداب، جسم کو توانار کھنے کے لیے سنت نبویؐ کی روشنی میں تیراندازی، گھڑ سواری، دوڑنا اور مقابلوں اور ورزشوں کا کرنا، پھر مرض کی صورت میں علاج کی اہمیت اور احتیاطی تداہیر، شرعی طور پر متعدد بیماریوں کے بارے میں سنت اور بعض جدید طبی اخلاقی معاملات، مثلاً ایسے مریض کے بارے میں حکم شرعی جو بیماری کے ایسے مرطے میں ہو جہاں کوئی امید نظر نہ آتی ہے۔ ایسے ہی قرآنی آیات سے ڈم کرنا اور عیادت کی شرعی اہمیت جیسے بنیادی موضوعات پر مستند اور تحقیقی مواد کی مدد سے انتہائی بہل انداز میں اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت کی ہے۔ یہ کتاب میڈیکل کالج کے ہر طالب علم اور طالب علم کے لیے نصاب کا حصہ ہونا چاہیے۔ نہ صرف یہ، بلکہ جن جامعات میں عمرانی علوم کی تدریس کی جاتی ہے، وہاں کے اساتذہ اور طلبہ کو بھی اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مصنف مختزم کو اس خدمت پر عظیم اجر سے نوازے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)